حمدِ باری تعالیٰ

حضرت سید جلال الدین توفیقؒ غالبِ دکن حیدرآبادی (ماخوذ از فانوسِ خیال)

نہ جب جن وملک سے بارِ طاعت اُٹھ سکا تیرا ☆☆ بشر سے ہو سکے کیوں کر الٰہی حق ادا تیرا

نہ دی تیری مشیت نے اجازت علم کی جب تک ☆☆ نہ کھولا عالم و آدمؑ نے قفلِ مدعا تیرا

کمالِ ظاہری خود مقتضی ہے تیرے باطن کا ☆☆ ظہورِ ذات کے پردے میں ہے یارب حیا تیرا

ذاتِ مطلق و ہستیِ مطلق ذات ہے تیری ☆☆ صفات آرائے ذاتی ہے نشانِ بر ملا تیرا

منزّہ ہے چون وچند و تشبیہ و تمثّل سے ☆☆ منزّہ ہے اضافات و نسب سے مرتبا تیرا

زمیں تیری زماں تیرا مکیں تیرے مکاں تیرا ☆☆ سمک تیری سما تیرا خلا تیرا ملا تیرا

ہراِک شئے ہے زبانِ حال سے تسبیح خواں تیری ☆☆ الٰہی کرتے ہیں ذکرِ خفی ارض و سما تیرا

ازل سے تا ابد ہے فرد تیری ذاتِ عظمت میں ☆☆ یکتر تجھ کو زیبا ہے لقب ہے کبریا تیرا

نشانِ عالم و آدمؑ تھا جب خود بے نشاں کیا تھا ☆☆ بطوں نے ذات و ذات یحب - تھا یارب عما تیرا

عدم تھے ہم تو کن کی کچھ خبر تک بھی نہ تھی ہم کو ☆☆ ترے علم و اِرادے میں نہاں تھا مدعا تیرا

حقیقت تیری اصل جوہر واعراضِ عالم ہے ☆☆ تو پنہاں سب سے پر سب سے ملتا ہے پتا تیرا

حجابِ احدیت سے آپ سب جلوے نکل آئے ☆☆ کمالِ واحدیت جس دم آئینہ بنا تیرا

تعیُّن لا تعیُّن سب اُمورِ اعتباری ہیں ☆☆ الٰہی یُو ہی دانا ہے کہ کیا ہے مقتضا تیرا

تعدُّد اور تکثیرؓ سے بری ہو کر بھی ہر جا ہے ☆☆ نمود منفرد تیری ظہورِ جلوہ زا تیرا

تعین ہائے جسمی میں جسے توفیق کہتے ہیں

الٰہی ایک بندہ ہے ضعیف و بے نوا تیرا